بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متلعق چند بے اصل اور غیر صحیح روایات

(شیخ الحدیث وصدرالمدرسین جامعہ فاطمہ الزھراللبنات وخادم اشرفی نقشبندی دارالافتاءبائسی پھلیاسلواس دادرانگر حویلی)
(مقیم حال)
مولانا بستی (منا بستی) گوال پوکھر، اتر دیناج پور، بنگال9156461563

اریخ وسیر کی بعض کتب میں بہت سی ایسی روایات وحکایات بھی داخل کردی گئی ہیں جن کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور نہ ہی علماء متقدمین ومتاخرین کی معتبر ومستند تصانیف میں اس کا کوئی ثبوت موجود ہے باوجود اس کے انھیں روایات مخترعہ کو کچھ مرخین اور بعض کم خواندہ خطبا حضرات اپنے قلم وزبان سے بڑے زور وشور کے ساتھ بیان کرتے رہتے ہیں۔حالاں کہ ائمہ سیر کی تصریحات وتوضیحات کے مطابق موضوع اور بے اصل روایات کو بیان کیا جانا کسی بھی صورت میں قابل تحریر اور لائق بیان نہیں۔جیسا کہ حضرت امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں۔

"اتفق علماء الحدیث علیٰ أنہ لایحل روای الموضوع فی أی معنی کان إلامقرونا ببیان وضعہ"
یعنی علمائے حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ کسی بھی معنی میں بیان کرنا نہیں مگر یہ کہ کر کہ یہ موضوع ہے"۔(موضوعات کبیر،ص:۹ ملا علی قاری) شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی لکھتے ہیں کہ"موضوع روایت فضائل میں بھی بیان کرنا حرام، بیان کرنے والے پر توبہ لازم ہے"۔(فتاوی شارح بخاری، ج:۱،ص:۳۱٤)

یوں تو سیر وتاریخ کی کتابوں میں ایسی من گھڑت، بے اصل اور غیر صحیح روایات بہت مل سکتی ہیں جن کا بیان کیا جانا درست نہیں لیکن ہم نے موقع کی مناسبت سے اپنے منتخب مضمون میں صرف انھیں کچھ بے اصل اور غیر صحیح روایات کو جمع کرنے پر اکتفا کیا ہے جس کا تعلق حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے ہیں۔وہ کون کونسی روایات ہیں ملاحظہ کریں۔

(۱) شب معراج میں حضرت سیدنا غوث اعظم کی روح پاک نے حاضر ہوکر گردن نیاز

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم کے نیچے رکھ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غوث اعظم کی گردن پر اپنا قدم ناز رکھ کر براق پرسوار ہوئے اور روح سے دریافت کیا کہ توکون ہے؟ عرض کیا کہ میں آپ کے فرزندوں اور ذریات طیبات سے ہوں اگر آج نعمت سے کوئی منزلت بخشیے گا تو آپ کے دین کو زندہ کروں گا فرمایا کہ تو محی الدین ہے اور جس طرح آج میرا قدم تیری گردن ہے اسی طرح کل تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہوگا۔

اس روایت کے متعلق حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں کہ "کتب احادیث وسیر میں اس روایت کا نشان نہیں اور اس میں معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بوئے تفضیل نکلتی ہے یہ محض تعصب و جہالت ہے"۔(ملخصا از: فتاوی رضویہ ج:۱۲،ص:۲۱،۲۰)

(۲) غوث پاک کے ایک مرید کا انتقال ہوگیا اس کا لڑکا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور میرے والد کا انتقال ہوگیا، اس پر لڑکا زیادہ رویا پیٹا تو آپ کو رحم آ گیا آپ نے وعدہ فرمایا اور لڑکے کی تسکین کی بعدہٗ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو مراقب ہوکر روکا جب حضرت عزرائیل علیہ السلام رکے تو آپ نے دریافت کیا کہ ہمارے مرید کی روح تم نے قبض کی ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔آپ نے فرمایا کہ ہمارے مرید کی روح چھوڑ دو حضرت عزرائیل علیہ السلام نے چھوڑنے سے انکار کیا تو آپ نے انھیں تھپڑ مارا آپ کے تھپڑ سے حضرت عزرائیل علیہ السلام کی ایک آنکھ نکل پڑی اور آپ نے ان سے زنبیل چھین کر اس روز کی تمام روحیں جو قبض کی تھیں چھوڑ دیں اس پر حضرت عزرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تو وہاں سے حکم ہوا کہ ہمارے محبوب نے ایک روح چھوڑنے کو کہا تھا تم نے کیوں نہیں چھوڑی؟ ہم کو ان کی خاطر منظور ہے اگر انھوں نے تمام روحیں چھوڑ دیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس روایت کے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "یہ روایت ابلیس کی گھڑی ہوئی ہے اور اس کا پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس میں سخت توہین ہے حضرت عزرائیل علیہ السلام مرسلین ملائکہ میں سے ہے اور مرسلین ملائکہ بالاجماع تمام غیرانبیا سے افضل ہیں اور توہین رسول کفر ہے"۔(ملخصا،از: فتاوی رضویہ، ج:،ص:۱۹۹،۱۹۸)

(۳) حضرت قطب الاقطاب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "میرا مذہب ضعیف ہوا جاتا ہے لہذا تم میرے

مذہب میں آئے میرے مذہب کو تقویت ہوجائے گی" اس لیے حضرت غوث پاک حنفی سے حنبلی ہوگیے۔اس روایت کے بابت حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ" کہ یہ روایت صحیح نہیں حضور ہمیشہ سے حنبلی تھے اور جب عین الشریعہ الکبری تک پہونچ کر منصب اجتہاد مطلق حاصل ہوا مذہب حنبل کو کمزور ہوتا دیکھ کر اس کے مطابق فتوی دیا کہ حضور محی الدین اور دین متین کے یہ چاروں ستون ہیں لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی"۔واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوی رضویہ، ج:۱۲،ص:۲۲۷)

(٤) حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک دھوبی تھا جب اس کا انتقال ہوگیا اور سوال وجواب کے لیے منکر نکیر فرشتے قبر میں تشریف لائے اور پہلا سوال من ربُّکَ کیا تو اس نے جواب میں"غوث پاک" یا "میں غوث پاک کا دھوبی ہوں" کہ اسی طرح باقی دونوں سوالوں کے جواب میں بھی اس کا وہی جواب دیا کہ میں "غوث پاک کا دھوبی ہوں" یا "غوث پاک"۔اس روایت کے بارے فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ"روایت مذکورہ بے اصل ہے اس کا بیان کرنا درست نہیں"۔(فتاوی فقیہ ملت، ج:۲،ص:٤١١) اس طرح کی اور بھی کیئ بے اصل روایات حضور اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف منسوب کر کے بیان کیے جاتے ہیں۔طوالت کے خوف کے پیش نظر ہم نے صرف چار ہی روایات کو بیان کیا ہے۔دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو اور بالخصوص ہمارے اہل سنت کے مقررین کو ہر بے اصل اور موضوع روایات بیان کرنے سے محفوظ رکھے آمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَا

مفتی صاحب مذکور نے جو واقعہ (۱) میں شمار کیا ہے ان سے تسامح ہوئی ہے حضور مجدد اعظم علیہ الرحمہ کی طرف منسوب غلط ہے، بلکہ مجدد اعظم علیہ الرحمہ نے واقعہ مذکور کی نکیر نہیں فرمائی ہے بلکہ نکیر کرنے والوں کی خبر لی ہے روایت میں عقلا وشرعا کوئی استبعاد نہیں ،

جیسا کہ مجدد اعظم اعلحضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کتب احادیث وسیر میں اس روایت کا نشان نہیں۔رسالہ غلام امام شہید محض نامعتبر بلکہ صریح اباطیل و موضوعات پر مشتمل ہے۔ منازل اثناعشریہ کوئی کتاب فقیر کی نظر سے نہ گذری، نہ کہیں اس کا تذکرہ دیکھا۔تحفہ قادریہ شریف اعلی درجہ کی مستند کتاب ہے، میں اس کا مطالعہ بالاستیعاب سے بارہا مشرف ہوا، جونسخہ میرے پاس ہے یا جو میری نظر سے گذری اس میں یہ روایت اصلانہیں۔بایں ہمہ اس زمانے کے بعض مفتیان جہول یعنی دیوبندیان نامعقول اور مخطیان غفول نے جو اس کا بطلان اس طرح ثابت کرنا چاہا ہے کہ سدرۃ المنتہی سے بالا عروج کیسا اور اس میں معاذ اللہ حضور اقدس وانور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر حضور پرنور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی بوئے تفضیل نکلتی ہے، یہ محض تعصب و جہالت ہے، جس کا رد فقیر نے ایک مفصل فتوی میں سترہ سال ہوئے کہ کیا، جبکہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ کو کھٹور ضلع سورت سے اس کا سوال آیا تھا، ہاں فاضل عبدالقادر قادری ابن شیخ محی اہلی نے کتاب تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ میں یہ روایت لکھی ہے اور اسے جامع شریعت وحقیقت شیخ رشید ابن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کتاب،حرز العاشقین، سے نقل کیا، اور ایسے امور کو اتنی ہی سند بس ہے۔اس کا بیان فقیر کے دوسرے فتویٰ میں ہے

(فتاویٰ رضویہ قدیم جلد دوازدہم ص ۲۱ رضا اکیڈمی ممبئی)

حضرت علامہ عبدالقادر قادری بن محی الدین الصدیقی الاربلی جامع علوم شریعت وحقیقت تھے۔علماء کرام اور صوفیہ عظام میں عمدہ مقام پایا۔آپ کے اساتذہ میں الشیخ عبدالرحمن الطالبانی جیسے اجلّہ فضلاء شامل ہیں۔ وہ اپنی تصنیف ولطیف تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھتے ہیں کہ جامع شریعت وحقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب (حرز العاشقین) میں فرماتے ہیں:

ان ليلته المعراج جاء جبرئيل عليه السلام ببراق الي رسول الله صلى

اللہ تعالٰي عليه وسلم اسرع من البرق الخاطف الظاهر، ونعل رجله كالهلال الباهر، ومسماره كالانجم الظواهر،ولم يأخذه السكون والتمكين ليركب عليه النبی الامين،فقال له النبی صلی اللّٰه عليه وسلم،لم لم تسكن يابراق حتی اركب علٰی ظهرک،فقال روحی فداءً لتراب نعلک يارسول اللّٰه اتمنی ان تعاهدنی ان لاتركب يوم القٰيمة علٰی غير حين دخولک لجنة،فقال النبی صلی اللّٰه عليه وسلم يكون لک ماتمنيت،فقال البراق التمس ان تضرب يدك المباركة علٰی رقبتی ليكون علامة لی يوم القٰيمة،فضرب النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم يده علٰی رقبة البراق،ففرح البراق فرحا حتی لم يسع جسده روحه ونمٰی اربعين ذراعا من فرحه وتوقف فی ركوبه لحظة لحكمة خفية ازلية،فظهرت روح الغوث الاعظم رضی اللّٰه تعالٰی عنه وقال يا سيدی ضع قدمك علٰی رقبتی واركب،فوضع النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم قدمه علٰي رقبته وركب، فقال قدمی علٰی رقبتك وقدمك علٰی رقبة كل اولياء اللّٰه تعالٰي

یعنی شب معراج جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام خدمت اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں براق حاضر لائے کہ چمکتی اُچک لے جانیوالی بجلی سے زیادہ شتاب روتھا،اوراس کے پاؤں کا نعل آنکھوں میں چکا جوندڈالنے والا ہلال اوراس کی کیلیں جیسے روشن تارے۔حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سواری کے لئے اسے قرار وسکون نہ ہوا،سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس سے سبب پوچھا:بولا:میری جان حضور کی خاک نعل پر قربان،میری آرزو یہ ہے کہ حضور مجھ سے وعدہ فرمالیں کہ روز قیامت مجھی پر سوار ہوکر جنت میں تشریف لے جائیں۔حضور معلّٰی صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ نے فرمایا:ایسا ہی ہوگا۔براق نے عرض کی:میں چاہتا ہوں حضور میری گردن پر دست مبارک لگادیں کہ وہ روز قیامت میرے لیے علامت ہو۔حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قبول

فر مالیا۔دست اقدس لگتے ہی براق کو وہ فرحت وشادمانی ہوئی کہ روح اس مقدار جسم میں نہ سمائی اور طرب سے پھول کر چالیس ہاتھ اونچا ہوگیا۔حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ایک حکمت نہانی ازلی کے باعث ایک لہذا سواری میں توقف ہوا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روح مطہر نے حاضر ہوکر عرض کی: اے میرے آقا! حضور اپنا قدم پاک میری گردن پر رکھ کر سوار ہوں۔سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی گردن مبارک پر قدم اقدس رکھ کر سوار ہوئے اور ارشاد فرمایا:"میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر۔"

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر المنقبۃ الاولی سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ص ۲۵، ۲۴)

بالجملہ روح مقدس کا شب معراج کو حاضر ہونا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حضرت غوثیت کی گردن مبارک پر قدم اکرم رکھ کر براق یا عرش پر جلوہ فرمانا، اور سرکار ابد قرار سے فرزند ارجمند کو اس خدمت کے صلہ میں یہ انعام عظیم عطا ہونا ان میں کوئی امر نہ عقلاً اور شرعاً مہجور اور کلماتِ مشائخ میں مسطور و ماثور، کتبِ حدیث میں ذکر معدوم، نہ کہ عدم مذکور، نہ روایات مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور، اور قدرت قادر وسیع وموفور، اور قدر قادری کی بلندی مشہور پھر ردوانکار کیا مقتضائے ادب وشعور۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد ٢٦ صفحہ ٤١٢ رضا فاؤنڈیشن)

ورحضور شارح بخاری علیہ الرحمہ اپنے فتوی میں مجدد اعظم اعلحضرت علیہ الرحمہ کے فتویٰ کو نقل فرماتے ہیں پھر آگے تحریر کرتے ہیں بعض کتابوں میں عرش اعظم جانے کے بارے میں لکھا ہے اس میں عقلا یا شرعاً کوئی استبعاد نہیں ہے

(فتاویٰ شارح بخاری جلد اول صفحہ ٣١٢ دائرۃ البرکات مئو یوپی) باقی ذکر کردہ (٢, ٣, ٤,) روایات کا کوئی اصل نہیں ہے

ھذا ما ظہر لی وھو سبحٰنہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم کتبہ، فقیر محمد منظر رضا نوری اکرمی نعیمی غفرلہ القوی